بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون نمبر ۹۹
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم منگل
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۳ صفر ۱۳۸۹ھ — ۲۲ شہادت ۱۳۴۸ ہش — ۲۲ اپریل ۶۹ء | نمبر ۹۱

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۱ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ [redacted]

-• ربوہ ۲۱ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل ٹانگ میں درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

-• لنڈن (بذریعہ تار) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی بچی عزیزہ بشریٰ سلمہا بہت بیمار ہے۔ اور اسے بغرض علاج ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزہ سلمہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-• خاکسار کی اہلیہ محترمہ کا اپریشن ۲۱ مارچ کو لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ درمیان میں کھانسی کی شکایت پیدا ہو گئی تھی جس کی وجہ سے تکلیف بڑھ گئی تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے کہ مکمل شفایابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(بشارت احمد بشیر ربوہ)

-• ربوہ — محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ عظمت صاحبہ لاہور میں کئی ماہ زیر علاج رہنے کے بعد پچھلے دنوں فضل عمر ہسپتال میں اپنی ڈیوٹی پر واپس تشریف لے آئی ہیں۔ بازو کی ہڈی تو بفضلہ تعالیٰ جڑ گئی ہے۔ لیکن جوڑنے ابھی کام کرنا شروع نہیں کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے مکمل صحت عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق سے نوازے آمین

مکرم محمد عیسیٰ صاحب آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ ۲۱ شہادت (اپریل) بروز پیر بوقت پانچ بجکر ۴۵ منٹ شام بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب قریباً سوا تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد تشریف لا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی راہ میں پیش آنے والے ابتلاؤں اور مصائب کو رنج اور تکلیف کے رنگ میں نہ سمجھو

اللہ تعالیٰ ابتلاء اور مصائب ان پر بھیجتا ہے جن کو دونوں بہشتوں کا مزہ چکھانا چاہتا ہے

"اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دنیا روزے چند آخر کار با خداوند۔ اتنا ہی کام نہیں کہ کھا پی لیا اور بہائم کی طرح زندگی بسر کر لی۔ انسان بہت بڑی ذمہ داریاں لیکر آتا ہے۔ اس لئے آخرت کی فکر کرنی چاہیئے اور اس کی تیاری ضروری ہے۔ اس تیاری میں جو تکالیف آتی ہیں وہ رنج اور تکلیف کے رنگ میں نہ سمجھو بلکہ اللہ تعالیٰ ان پر بھیجتا ہے جن کو دونوں بہشتوں کا مزہ چکھانا چاہتا ہے۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔ مصائب آتے ہیں تاکہ ان عارضی امور کو جو تکلیف کے رنگ میں ہوتے ہیں نکال دیں۔ مولوی رومی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ جب مومن مومن بننا چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ اس پر دکھ اور ابتلا آویں اور وہ یہاں تک آتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو قریب موت سمجھتا ہے اور جب اس حالت تک پہنچ جاتا ہے تو رحمت الٰہیہ کا جوش ہوتا ہے۔ اور قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا کا حکم ہوتا ہے۔ اصل اور آخری بات یہی ہے مگر نہ شنیدہ کہ

خدا داری چہ غم داری"

(بحر العرفان صفحہ ۲۷ تا ۲۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳۴۸ ہش

زندگی میں ذکرِ خدا کی اہمیت

ہم کو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ و بُو کی دُنیا میں پیدا کیا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ان اسباب کو جو اللہ تعالیٰ نے زندگی گزارنے کے لئے مہیا فرمائے ہیں صحیح طور پر اپنی زندگی قائم رکھنے اور ان کو اعلیٰ معیار کے مطابق گزارنے کے لئے استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس لئے ہم کو عقل بھی عطا فرمائی ہے کہ ہم حالات کے مطابق ان اسباب سے بہتر سے بہتر کام لیں۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو پانچ حواس عطا فرمائے ہیں کہ جن سے ہم کو دُنیا کی اشیاء کا احساس حاصل ہو تاکہ ہم ہر چیز کی کیفیت کو جانیں اور اس کے فوائد کا اندازہ کرنے کے لئے عقل کا ترازو استعمال کریں اور اس طرح ایک متوازن زندگی قائم رکھنے میں کامیاب ہوں۔ یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً اپنی ہدایت سے بھی ہمیں نوازا ہے اور معیاری انسان پیدا کرکے ان کا نمونہ بھی ہمارے سامنے رکھا ہے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ نے نہایت انتظام اور تدریج سے جاری کر رکھا ہے تاکہ جوں جوں ہم زندگی میں ترقی کریں آگے آگے قدم رکھنے کی صلاحیت ہم میں مناسب رفتار کے ساتھ بڑھتی جائے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر اپنی ہدایت کو مکمل کردیا اور آپ کو رہتی دنیا تک کے لئے ایک نمونہ کے طور پر ہمارے سامنے رکھا اور یہی نہیں بلکہ ایسے سامان کئے کہ آپ کی حیاتِ مقدسہ ختم ہو جانے کے بعد بھی آپ کی سیرت کا نمونہ ہمارے سامنے پیش ہوتا رہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ مجددین کا اجرا کیا۔ اس طرح قیامت تک اسلام کی حفاظت کا سامان پیدا کردیا۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت کا سب سے نمایاں پہلو یہی ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو سراسر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دے رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنا لمحہ لمحہ وقف کردیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت تعلق قائم رکھتے تھے۔ اور یہ تعلق آپ دعا کے ذریعہ قائم رکھتے تھے۔ الغرض آپ کی زندگی میں کوئی ایسا لمحہ نہیں تھا جو "ذکر الٰہی" سے خالی ہو۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو یہ فرمایا ہے کہ آپ کا خُلق قرآن تھا تو اس کے یہی معنے ہیں کہ آپ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی کوشش میں صرف کرتے تھے جیسا کہ قرآن کریم نازل فرمایا ہے کیونکہ قرآن کریم کی تعلیم اللہ تعالیٰ کی معرفت پر ہی مشتمل ہے۔

اس سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ زندگی کا جو معیار ہمارے سامنے رکھا وہ یہی ہے کہ ہم اپنا ہر لمحہ ذکر الٰہی میں صرف کریں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ذکرِ الٰہی کے لئے پہاڑوں کی غاروں یا جنگلوں میں دنیا سے الگ تھلگ ہوکر ایسا کریں۔ اسلام ہمیں اس پرہنگامہ زندگی کو اعلیٰ معیار کے ساتھ گزارنا سکھاتا ہے وہ ہم کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول اور ان کے شکر کے طریق بتاتا ہے۔ اور دراصل ان نعمتوں کو حاصل کرنے اور ان کے صحیح استعمال کرنے کے لئے ہر وقت ذکر الٰہی کی ضرورت ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوا اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا، وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ، وَکَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ۔

(بخاری کتاب الطہارت)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا سردی وغیرہ کی وجہ سے دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رباط یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنے کی طرح ہے آپ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی۔

قطعہ

یہ عقل زیادہ ہی نہ دیوانہ بنادے
داناؤں کی صورت کہیں دانا نہ بنادے
سجدے کو اِک ایسا بھی فریب آتا ہے تنویرؔ
کعبہ ہو مقابل تو صنم خانہ بنادے

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔

یعنی اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر۔ اس دعا میں یہی سکھلایا گیا ہے کہ ہم زندگی کے کاروبار میں سیدھا راستہ اختیار کریں ایسا راستہ جو ہم کو جلد از جلد کامرانی کی منزل پر پہنچا دے۔ پھر دعا میں فرمایا ہے

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

یعنی ایسے لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعامات ارزانی کئے ہیں مگر ایسے لوگوں کا نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہ لوگوں کا راستہ۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام ہمیں ہر کام میں سیدھے راستہ پر قائم رہنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے یہ گُر بتاتا ہے کہ ہم ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رہنمائی طلب کرتے رہیں۔ اور اس طرح ہماری زندگی کا کوئی بیدار لمحہ ایسا نہ ہو جس میں ذکر اللہ نہ کریں۔ ورنہ ہوسکتا ہے کہ ہم گمراہی کے راستہ پر چل نکلیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستوجب بن جائیں۔

رَبَّنَا احْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کی یاد میں

(۱)

(مکرم میجر منظور احمد صاحب۔ لاہور)

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد ماجد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم رشتہ میں خاکسار کے خالو تھے۔ ہماری خالہ صاحبہ (جو حضرت حافظ نبی بخش صاحب مرحوم ساکن فیض اللہ چک (صحابی) کی منجھلی صاحبزادی ہیں) چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کی دوسری اہلیہ تھیں۔ راقم الحروف ۱۹۴۶ء میں بہ سلسلہ ملازمت ملتان میں تعینات ہوا تو محترم خالو جان مرحوم کے اصرار پر سال تک انہی کے ہاں مقیم رہا۔ اس دوران میں انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی گھریلو زندگی کے کچھ پہلو جن سے بہت سے قابلِ تقلید سبق حاصل ہو سکتے ہیں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں:۔

روزمرہ کے معمولات

مرحوم کا دن نمازِ تہجد سے شروع ہوتا تھا۔ نوافل سے فارغ ہو کر گھر کے تمام افراد کو نمازِ فجر باجماعت کے لئے بیدار کرتے۔ نماز کے بعد قرآن کریم کی تعلیم و تدریس شروع ہوتی جس میں بیٹے بیٹیاں عزیز۔ ہمسائے سبھی شامل ہوتے۔ ناشتہ کر کے دفتر چلے جاتے۔ دفتر سے واپسی پر دوپہر کا کھانا۔ نماز ظہر۔ ہلکا سا قیلولہ۔ نماز عصر باجماعت۔ خطوط نویسی۔ ملاقاتیوں کی تواضع و مدارات۔ گھر کا کام کاج اور پھر نماز مغرب باجماعت ہوتی۔ شام کا کھانا کھا کر بچوں کی تعلیم و تربیت میں وقت صرف کرتے۔ پھر نماز عشاء پڑھ کر محوِ خواب ہوتے۔ موسم سرما میں بھی خفیف سے تغیر کے ساتھ یہی نظم الاوقات رہتا۔

نماز

نماز ذوق و شوق سے ادا کرتے اور دوسروں کو دلنشین انداز میں فرماتے۔ ہمارے ایک عزیز نماز کے چنداں پابند نہیں تھے انہیں اس طریق پر رغبت دلائی کہ دیکھئے اب آپ کے بچے سیانے ہو گئے ہیں اور نمونہ پکڑنے کے قابل۔ بچے زیادہ تر ماں باپ کا نمونہ پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی عادت کو پختہ کرتے ہیں۔ اب آپ اپنے بچوں کے مستقبل کی خاطر نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اس نصیحت کا ان پر ایسا اثر ہوا کہ آخر دم تک نماز کے سختی سے پابند رہے اور بالآخر ایک موصی کی حیثیت میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے اور اس طرح خیر انجام کو پہنچے۔

مجھے یاد ہے کہ ملتان کی جھلسا دینے والی گرمی میں روزہ رکھ کر ڈیڑھ اڑھائی میل بائیسکل پر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جایا کرتے تھے۔ واپسی پر گرمی اور پیاس کی شدت سے حالت غیر ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ شدائد بخوشی برداشت کرتے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے محبوب آقا کی رضا کی معطر آغوش میں جگہ پا چکے ہیں۔ شدید تپش میں فرماتے کہ "نارِ جہنم اس گرمی سے اشد تر ہے"۔

قرآن مجید

قرآن کریم تو ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ہر ملنے والے احمدی بچے سے نماز باترجمہ اور قرآن باترجمہ سننے اور سیکھنے کی تلقین کرتے۔ کوئی امر خلافِ شرع برداشت نہ کر سکتے تھے۔ قرآنِ پاک کے درس و تدریس کو اپنا زندگی کا مشن بنا لیا تھا۔ آخر عمر میں نظر کی خرابی پر دعا کی کہ قرآن کریم کی تلاوت کی خاطر بینائی بحال ہو جائے تو رؤیا میں مولوی چراغ دین صاحب کو دیکھا۔ تعبیر درست نکلی اور آنکھوں کی روشنی قرآن کے نام پر لوٹ آئی۔ اکثر فرماتے تھے

"اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ"

جن دنوں بخاری شریف زیرِ مطالعہ تھی۔ ایک بار خاکسار ملتان کے ہوائی اڈہ پر رخصت کرنے گیا۔ محترمہ خالہ جان ہمراہ تھیں۔ مجھ سے فرمایا ایک حدیث سناتا ہوں بُرا تو نہ مانو گے! میں نے عرض کیا رسولِ محبوب کا کلام اور بُرا مانوں؟ اس پر ایک حدیث سنائی۔ جو اولاد کے متعلق تھی۔ میں نے جزاکم اللہ کہا۔ پھر ایک اور حدیث سنائی جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خالہ دوسری ماں ہوتی ہے۔ حدیث سنتے ہی محترمہ خالہ صاحبہ نے پانچ روپے نکال کر میری بچی عزیزہ زجاجہ کو دے دیئے میں نے بطور لطیفہ عرض کیا کہ دیکھئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کی برکت۔ اسی وقت ثواب مل گیا۔

دسترخوان

کھانا سادہ مگر لذیذ۔ دسترخوان وسیع مگر تکلفات سے پاک ہوتا تھا جماعتی اور ذاتی مہمان کثیر تعداد میں آتے تھے۔ خندہ پیشانی سے خیر مقدم کرتے۔ قلیل آمدن کے باوصف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی برکت تھی کہ ضیافت کے تقاضے بخوبی پورے ہوتے تھے۔

خود شکم پُری سے احتراز فرماتے چائے سے رغبت ضرور تھی مگر گھر میں بطورِ خاص اپنے لئے تیار نہ کرواتے۔

دوسری عالمگیر جنگ نئی نئی ختم ہوئی تھی۔ ملک میں شکر کی قلت تھی۔ محترم خالو جان نے یہ انتظام کیا کہ ہر بچے کے لئے کپڑے کی ایک چھوٹی تھیلی سلوا دی۔ جونہی راشن آتا سب بچے اپنے اپنے حصہ کی شکر لے کر اپنی اپنی تھیلی میں بھر لیتے۔ اب آگے ان کی مرضی تھی کہ مہینہ بھر اس شکر کو چلائیں یا دو دن میں ختم کر ڈالیں نہ گلہ نہ شکوہ۔

گھر کے کام کاج میں پورا ہاتھ بٹاتے۔ کنوئیں سے پانی کھینچنا۔ سوختنی لکڑی پھاڑنا۔ جانوروں کو دانہ چارہ ڈالنا اور دودھ دوہنا۔ یہ سب کام صحن بگڑنے سے پیشتر اپنے ہاتھ سے انجام دیتے۔ اسی طرح بچے بھی کرتے تھے۔

خطوط نویسی

خطوط کے جوابات باقاعدگی سے اور فوری طور پر دیتے۔ اکثر پرانے خطوط کے پلندے سے خاکسار کے والد مرحوم شیخ جان محمد صاحب ساہیوال کا ایک کارڈ جو برادرِ عزیز عبدالسلام کی کم سنی میں انہوں نے لکھا تھا خاکسار کو دکھلاتے تھے۔ اس میں والد صاحب نے ہماری خالہ جان کو مخاطب کر کے لکھا ہوا تھا کہ عزیزہ کو اخراجات کی تنگی پر دلگیر نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اسے انشاءاللہ تعالیٰ اتنا دے گا اتنا دے گا کہ اس کے لئے روپوں کو گننا مشکل ہو جائے گا۔ آج اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے میں جسم و جاں سجدہ ریز ہوتے ہیں کہ خلوصِ دل سے نکلی ہوئی یہ دعا اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے کیسا رنگ لائی۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

اولاد کی تربیت اور اُن پر شفقت

ایک محفل میں ذکر چلا کہ بچپن میں اللہ تعالیٰ کا تصور ہر ایک کے ذہن میں کیا تھا؟ برادرم چوہدری عبدالشکور صاحب ریڈیو الیکٹرک سنٹر ملتان نے جو خالو جان مرحوم کے برادرزادہ اور داماد ہیں بیان کیا کہ بچپن میں ان کا اللہ تعالیٰ کا تصور چچا محمد حسین صاحب تھے اس لئے کہ کمال محبت و شفقت فرماتے تھے اور باہر سے آتے ہی پھل شیرینی وغیرہ ہم بچوں میں تقسیم کرتے تھے۔ اللہ۔ اللہ اُس وہاب۔ رزاق اور رؤوف مولا کا کیا سادہ اور معصوم ادراک تھا جو اس کے ایک بندے کی ذات میں اس کی کچھ صفات کے پرتو سے ایک بچے کے ذہن نے حاصل کیا۔

ہر بچے پر پوری توجہ صرف کرتے عمدہ نگہداشت اور عمدہ تربیت فرماتے۔ نمازِ مغرب کے بعد بچوں کو جمع کر کے کسی سے فرماتے۔ اچھا تم کبوتر کے پانچ فائدے بتاؤ۔ کسی سے کہتے بتاؤ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟ اس طرح سے ذہنوں کو پھلنے پھولنے اور غور و فکر کرنے کی ریاضت کرواتے اور ذہنی صلاحیتوں کو اُبھارتے۔

برادرم پروفیسر عبدالسلام صاحب کی تربیت خاص نہج پر بہت ہی جاں سوزی کے ساتھ کی۔ عزیز بچپن میں بہت نحیف الجثہ تھے۔ خود ایک برتن میں بٹھا کر گھی کی مالش کرتے اور گرم پانی سے نہلاتے۔ سائیکل پر بٹھا کر کبھی ریلوے انجن دکھلانے لے جا رہے ہوتے کبھی علم وسیع کرنے کی خاطر کوئی کارخانہ دکھلاتے۔ ڈھیروں ڈھیر کتابیں رسائل لا کر دیتے۔ کبھی اسے کسی ہندو پاندھے (ماہر ریاضی) کے سپرد کر دیتے ہیں تو کبھی کسی اور قابل استاد کے۔ غرض عزیز کی دماغی صلاحیتوں کو جلا دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ ماں باپ کی طویل پُرسوز دعاؤں کے علاوہ ان کی تربیتی کاوشوں کا بھی خاص دخل رہا جس سے کہ آج ہم برادرم عزیز بدا

کو اپنے موجودہ مقام پہ کھڑا دیکھتے ہیں۔

فرائضِ منصبی

دفتری کام نہایت محنت اور دیانت سے سرانجام دیتے۔ افسروں کی خوشامد کا خیال تک بھی قریب سے کبھی نہ گزرا۔ پھر بھی افسران انہیں بیحد پسند کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مدرّس صاحب کسی کام کے سلسلے میں دفتر آئے اور جیسا کہ عام قاعدہ ہے لوگوں کے خیال کے مطابق حضرت چوہدری صاحب کا بطور ہیڈ کلرک اس کام میں کافی مؤثر حصہ ہو سکتا تھا۔ سائل نے دس روپے کا نوٹ نکالا اور خالو جان کی طرف بڑھایا۔ خالو جان نہایت خوش مزاجی (جو کہ ملاقاتیوں کے ساتھ ہمیشہ ان کا خاصہ رہی ہے) اور اطمینان کے ساتھ بیٹھے رہے اور اُن صاحب سے کہا کہ دیکھو کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے؟ انہوں نے احتیاط کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھ کر کہا نہیں کوئی بھی نہیں دیکھ رہا۔ خالو جان نے پوچھا۔ بالکل کوئی بھی نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں تسلّی رکھیں اس وقت کوئی بھی نہیں دیکھ رہا۔ خالو جان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ کیا خدا بھی نہیں دیکھ رہا ہے؟ سائل کے لئے یہی کافی تھا وہ بہت شرمندہ ہوُا۔

خالو جان کی انہی صفات کی وجہ سے ہندو مسلم۔ سکھ۔ عیسائی۔ سبھی عزّت و تکریم سے پیش آتے تھے اور ان کی بیحد قدر کرتے تھے۔

جب خالو جان مرحوم کا تابوت تیزی سے منوں ڈھیروں مٹی کی اوٹ میں اوجھل ہوُا جا رہا تھا تو سوگوار ڈاکٹر عبد السلام صاحب سرہانے کھڑے کسی لمبی گہری سوچ میں گُم تھے۔ مَیں نے محسوس کیا جیسے انکے ذہن کے پردے پر جھنگ میں گھی کی مالش سے لے کر ٹریسٹ اٹلی تک کے واقعات اُبھر رہے ہیں اور وہ کَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا کے نظاروں میں محو ہیں۔

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

~~~~~(۲)~~~~~

(مکرم بشیر احمد صاحب رفیق
(امام مسجد لنڈن)

اپریل ۱۹۵۹ء میں مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم انگلستان تشریف لائے۔ اور دسمبر ۱۹۶۲ء تک یہاں مقیم رہے۔ آپ کی صحت بوجہ ذیابیطس بہت خراب تھی۔ آنکھیں بھی قریباً جواب دے چکی تھیں۔ عمر بھی ۷۰ سال کے قریب تھی لیکن باوجود ان عوارض کے آپ میں جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے نوجوانوں سے بڑھ کر جوش تھا۔ تبلیغ یا تربیت کا کوئی موقع ضائع نہ کرتے تھے۔ اپنے گھر سے مسجد تک پیدل تشریف لاتے اور راستہ میں اکثر مرتبہ کسی نہ کسی انگریز کو تبلیغ بھی کرتے تھے۔ تبلیغ کے جوش کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ کسی دعوت میں ایک بہت بڑی شخصیت سے ملنے کا اتفاق ہوُا۔ آپ نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے خوب تبلیغ کی۔ بعد میں خاکسار کو بڑے مزے سے یہ واقعہ سُنایا۔

تربیت میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان میں برکت ڈالی تھی اس لئے نوجوان آپ کی تقریر سے بہت متأثر ہوتے تھے۔ مسجد کی شاید ہی کوئی تقریب ایسی ہوگی جس میں آپ نے دلچسپی نہ لی ہو۔

آپ کا معمول تھا کہ جمعہ کے دن وقت سے بہت پہلے مسجد تشریف لے آتے اور سارا وقت ذکرِ الٰہی میں گزار دیتے۔ دعاؤں کا خاص شغف تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعاؤں کی قبولیت کی قبل از وقت اطلاع دینے کا شرف بھی بخشا تھا۔

انگریزی زبان میں شروع میں مہارت نہ تھی لیکن جوش اس قدر تھا کہ جب پہلی مرتبہ آپ کو خطبہ جمعہ مسجد میں دینے کا موقع ملا تو بہت محنت سے اس کے لئے انگریزی میں خطبہ تیار کیا اور پھر اس کو بغیر دیکھے سُنا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ طبیعت میں دین کی خدمت کا جذبہ ہو تو پھر زبان سے پوری طرح واقف نہ ہونا یا علمیت میں کمی وغیرہ کوئی چیز آڑے نہیں آتی۔

بچوں کی دینی تربیت کا آپ کو بے حد خیال رہتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے دلچسپ واقعات دلنشیں انداز میں سنایا کرتے تھے۔

قرآن کریم کے تو عاشق صادق تھے اور قرآنی علوم پر عبور حاصل تھا کئی مرتبہ قرآن کریم کے مطالب ایسے رنگ میں بیان فرماتے کہ حاضرین بے حد متأثر ہوتے۔

ایک موقع پر کسی عیسائی سے بات کرتے وقت بڑے جوش سے فرمایا کہ تم جس خدا کو پیش کرتے ہو کیا اس سے تمہارا کوئی زندہ تعلق بھی ہے؟ اگر نہیں تو تمہارے ایمان کا میرے ایمان سے کیا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ مَیں نے اپنے خدا سے زندہ تعلق پیدا کیا ہوُا ہے۔

ان کے جذبۂ خدمت کو دیکھ کر مجھے اکثر رشک آتا تھا۔ ایسے بزرگ نیک۔ صالح اور خدا رسیدہ لوگ اب کم ہوتے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین ✦

~~~~~(۳)~~~~~

(مکرم حکیم عبد الہادی صاحب۔ ربوہ)

حضرت چوہدری صاحب سراپا اخلاق تھے۔ ہر شخص سے بلا امتیاز امیر و غریب محبت سے پیش آتے تھے۔ مہمان نوازی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ مجھے آپ سے ملنے کا ۱۹۴۸ء میں اتفاق ہوُا۔ آپ اس روز کے بعد ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے رہے۔ اور وقت پر ہی مشکل کشائی فرماتے رہے جس کا مَیں اور میری اولاد تازیست ممنون رہے گی۔ میرے دو لڑکے تعلیم کے سلسلے میں بوجہ اخراجات کی کمی کے سخت پریشان تھے۔ مرحوم نے اپنے افسر سے سفارش کر کے اور پھر ڈسٹرکٹ بورڈ کے تعلیمی افسر سے بھی سفارش کر کے مزید تعلیم کا سامان کر دیا۔ پھر دوسری دفعہ انہوں نے ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر سے بھی بچوں پر خاص توجہ رکھنے کے لئے تاکید کر دی جس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو خلدِ بریں میں جگہ دے اور حسبِ آیت کریمہ

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

کا حقیقی مصداق بنائے۔ آمین ✦

قراردادِ تعزیت

نہایت درجہ افسوس اور دلی غم و اندوہ کے ساتھ یہ خبر سُنی گئی کہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب ڈائریکٹر آف انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس ٹریسٹ کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان ۷ شہادت ۱۳۴۸ ہش بروز دوشنبہ کراچی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ مرحوم بہت نیک متقی اور پرہیزگار تھے۔ اسلام اور احمدیت کے فدائی اور بلند پایہ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

ہم ممبران الجمعیۃ العلمیہ مرحوم کی بیگم صاحبہ۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور آپ کے جملہ برادران اور ہمشیرگان۔ نیز دیگر اعزّہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب مرحوم کو جنّت الفردوس اور اعلیٰ العلیین میں جگہ دے۔ نیز آپ کے جُملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران الجمعیۃ العلمیہ

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا مُوجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۵ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے ✦

(مینجر الفضل)

صحبت صالحین

چوہدری حامد کریم صاحب لائل پوری

ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کا کوئی دوست اور ساتھی ہو تا وہ اپنے کاموں میں اس سے مدد حاصل کرے۔ اگر کوئی مشکل در پیش ہو تو اس سے مناسب مشورہ لے۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ اس کی طرف رجوع کرے۔ ہر مصیبت اور بلا کے وقت وہ اس کے ساتھ رہے لیکن دوست دوست میں فرق ہوتا ہے اگر ایک شخص کا دوست لوہار ہو جو ہر وقت آگ سے کام کرتا ہو تو اس کے قریب بیٹھنے والا دوست اگر کسی قسم کا اور فائدہ یا نقصان نہ اٹھائے تو یہ بات تو ضرور ہو گی کہ کوئلہ کی تپش اور دھواں اس تک ضرور پہنچے گا۔ گویا صرف پاس بیٹھنے کے نتیجے میں کچھ نہ کچھ اثر اس پر ضرور پڑے گا۔ اس کے برعکس اگر کسی شخص کا دوست عطار ہو اور وہ اکثر اس کے پاس بیٹھنا پسند کرتا ہو تو اور فوائد کے علاوہ وہ ہر وقت خوشبوؤں سے فائدہ اٹھاتا رہے گا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر دوست اچھا ہو تو اس کا ساتھی بھی اچھا اثر لے گا۔ اور اسی طرح اس کی برائی اور خرابی بھی اس پر بد اثر ڈالے گی۔

صحبت کا اثر صرف انسان پر ہی نہیں بلکہ دوسری اشیاء بھی اس کے ذریعہ متاثر ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر اچھے پھل کو خراب اور گندے پھل کے ساتھ رکھ دیا جائے تو تھوڑی دیر میں اچھا اور صاف ستھرا پھل بھی خراب اور گندا ہو جائے گا یہی وجہ ہے کہ صاف ستھری اشیاء کو گندی اشیاء سے الگ کر دیا جاتا ہے تاکہ ان کی وجہ سے صحیح اور عمدہ چیز بھی خراب نہ ہو جائے۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس نے صحبت کے اثر کو بیان کرتے ہوئے ہمیں یہ نصیحت کی ہے کہ صادقوں کی صحبت اختیار کرو۔ جیسے کہ فرمایا کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (سورۃ توبہ رکوع ۴) یعنی سچے اور نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھا کرو اور ان کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ تزکیہ نفس کے لئے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا نہایت مفید ہے اگر ان لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے گی جو نیک اور صالح نہیں ہیں تو اس کا نتیجہ وہی ہو گا جو عمدہ پھل کو خراب پھل کے ساتھ رکھ دینے کا ہوتا ہے یعنی آہستہ آہستہ اس میں خرابی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے جو آخر کار عمدہ پھل کو بھی تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔

صالحین خدا تعالیٰ کا برگزیدہ گروہ ہے۔ جس کی تاثیر دوسرے لوگوں کی اصلاح کا موجب ہوتی ہے صالح وہ شخص ہے جس میں کسی قسم کا فساد باقی نہ رہے اور اس میں کوئی خرابی یا زہریلا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کامل صلاح یہ ہے کہ کسی قسم کا کوئی بھی فساد باقی نہ رہے۔ بدن صالح میں کسی قسم کا کوئی خراب اور زہریلا مادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ جب صاف اور مؤید صحت مواد اس میں ہو تو اس وقت صالح کہلاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۸۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحبت صالحین کو جو چوتھے درجے پر رکھا ہے اور نصیحت فرمائی ہے کہ نیک اور راست باز لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے کیونکہ ان میں ایک تاثیر ہوتی ہے۔ جو روحانیت میں ترقی کے لئے ممد و معاون ہوتی ہے جس طرح کسی علم کے سیکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے ماہرین کی طرف رجوع کیا جائے اور ان سے صحیح حل پوچھا جائے اسی طرح تزکیہ نفس کے لئے ضروری ہے کہ صالحین اور نیکوں کی صحبت اختیار کی جائے اور ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے ۲

۲ جھوٹ وغیرہ اخلاقِ رذیلہ دور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہئے۔ اپنی غلطیوں کو درست کرنا چاہئے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا ہے تو سیدھی راہ چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے۔" (ملفوظات صفحہ ۲۶۳ جلد اول)

محترم بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر مرحوم آف یوگنڈا کا ذکرِ خیر

محترم شیخ مبارک احمد صاحب

محترم بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر جو جماعت احمدیہ جنجہ یوگنڈا مشرقی افریقہ کے سالہا سال سے پریذیڈنٹ تھے اور بہت لمبے عرصہ سے یوگنڈا میں مقیم تھے۔ مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۹ء کچھ دن بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت مخلص اور اسلام کے خدمتگذار دوست تھے۔ مہمانوں کی خدمت کے لئے وہ خود اور ان کا گھرانہ وقف تھا۔ مبلغین سلسلہ کی دینی کاموں میں امداد اور مخلصانہ تعاون ان کا مخصوص شغف تھا۔ جنجہ میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے بہت کوشش اور دلچسپی دکھائی۔ کام کی نگرانی۔ ضروری سامان اور رقوم کے مہیا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ تبلیغی جد و جہد میں مبلغین کے ساتھ ارد گرد کے علاقہ میں جانا اور آن تیار رہنا ان کی غذا تھی۔ خاکسار جب پہلی مرتبہ مشرقی افریقہ گیا تو دو تین ماہ بعد یوگنڈا کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ یہ فروری مارچ ۱۹۳۵ء کی بات ہے ان دنوں وہ Bombo قصبہ میں رہتے تھے اور فوج میں ہتھیاروں وغیرہ کی مرمت و اصلاح کا کام ان کے سپرد تھا۔ افسروں میں اپنی دیانت و امانت اور فرض کی ادائیگی کے لئے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ریٹائر ہو کر جنجہ میں اپنی دوکان کھول لی تھی۔ غیر از جماعت دوست ان کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے اور ان کے خلوص اور نیک روی اور نیک نیتی اور پرہیزگاری کے باعث بہت عزت کرتے۔ آخر وقت تک ان کا کھرے کا ڈنکا قائم رہا۔ خاکسار کو ان کے ساتھ ۱۹۳۵ سے ۱۹۶۷ کے شروع تک جماعتی اور تبلیغی کاموں کے سلسلہ میں بہت گہرا تعلق رہا۔ فرمانبرداری اور خلوص کا معاملہ ان کا طرۂ امتیاز رہا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت کے اعلیٰ مقامات سے انہیں متمتع فرمائے۔ اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے بچوں اور بچیوں کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ ایسے بے لوث خدمتگذار دوست کی جدائی بہت شاق گذرتی ہے۔ مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کرنا مومن کا کام ہے۔

(شیخ مبارک رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

مالی قربانی کا فائدہ قربانی کرنیوالے کو ہوتا ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ شہادت ۱۳۴۸ہش (اپریل ۱۹۶۹ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام عہدیداران سے التماس ہے کہ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش فرما دیں کہ ہر جماعت کا چندہ عام، حصہ آمد اور جلسہ سالانہ کا بجٹ وقت کے اندر پورا وصول ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے سے خود قربانی کرنے والے کے مال میں بہتری اور برکت ہوتی ہے۔ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ

ترجمہ:۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کو اچھا ٹکڑا (مال کا) کاٹ کر دو گے تو تمہارے (مال کو) بڑھایا جائیگا اور اس کے علاوہ بھی بخشش ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان اور حلیم ہے۔

پس وقت پر اپنے بجٹ ادا کر کے ان خوش قسمت مخلصین اور سابقین میں اپنے آپ کو شامل کریں۔ جو انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں کے مورد بنتے ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ میں انگریزی اور اردو مباحثہ

امسال اندرون ملک تعلیمی ادارے بند ہونے کی وجہ سے بین الجامعی مباحثے منعقد نہ کروائے جا سکے۔ اسلئے کل ربوہ مباحثات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ۱۹ مارچ کو کالج کی ان تقریبات کا آغاز انگریزی مباحثہ سے ہوا۔ اس میں ٹی آئی کالج ربوہ۔ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ اور مختلف محلہ جات کی چار لجنات نے شرکت کی۔ مباحثہ کی صدارت کالج یونین کی نائب صدر مس بشریٰ بٹ نے کی اور معتمد کے فرائض مس طیبہ صدیقہ نے ادا کئے۔ کالج کی طالبات کے علاوہ بکثرت خواتین مباحثہ کی کارروائی سننے کے لئے تشریف لائیں۔

انگریزی مباحثہ کا آغاز مس بشریٰ بٹ قائد ایوان کی تقریر سے ہوا۔ انہوں نے جس قرارداد کی حمایت کی وہ یہ تھی کہ "جنگ لاحاصل ہے"۔ مس خالدہ مرزا نے اس قرارداد کی مخالفت کا آغاز کیا۔ انگریزی مباحثہ میں مس خالدہ مرزا جامعہ نصرت اول۔ مس بشریٰ بٹ جامعہ نصرت دوم۔ مس حفیظہ نذیر لجنہ دارالصدر شرقی سوم اور مس عفت خالق لجنہ جامعہ نصرت انعام حوصلہ افزائی کی حقدار قرار پائیں۔ لیکن چونکہ جامعہ نصرت کی طالبات مقابلہ میں شامل نہ تھیں۔ اسلئے نتیجہ حسب ذیل رہا۔

مس حفیظہ نذیر	لجنہ دارالصدر شرقی	اول
مس عفت خالق	لجنہ جامعہ نصرت	دوم
مس عائشہ نصیر	لجنہ جامعہ نصرت	سوم
مس شاہدہ مبارکہ	لجنہ دارالصدر	انعام حوصلہ افزائی

اس کے علاوہ محترمہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت کی طرف سے مس نزہت فرزانہ نصرت گرلز ہائی سکول کو خصوصی انعام دیا گیا۔ مس صفیہ بھٹی انچارج سٹاف کالج یونین کی طرف سے مس لبنیٰ سعید لجنہ دارالصدر شرقی اور مس پروین لجنہ دارالصدر غربی کو انعامات خصوصی دئے گئے۔ ایوان کی کثرت رائے سے قرارداد کو مسترد کر دیا گیا۔

۲۰ مارچ ۴ بجے شام مس منصورہ ناز لی صدر صدر کالج یونین کی زیر صدارت اردو مباحثہ کا آغاز ہوا۔ قائدین مس حفیظ صادقہ نے مباحثہ کا آغاز کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ "موسیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا"۔ مس طیبہ صدیقہ نے قرارداد کی مخالفت کی اس مباحثہ میں ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ۔ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ اور شہر کی سات لجنات کی ٹیموں نے شرکت کی۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق مس نعیمہ ورد ٹی۔ آئی کالج اول۔ مس طیبہ صدیقہ جامعہ نصرت ربوہ دوم۔ مس نسیم غزنوی سوم۔ مس حفیظہ صادقہ چہارم مس امۃ الحیٔ مرزا پنجم قرار دی گئیں۔ لیکن چونکہ جامعہ نصرت مقابلہ میں شریک نہیں تھا۔ اس لئے نتیجہ حسب ذیل رہا۔

مس نعیمہ ورد	ٹی آئی کالج	ربوہ	اول
مس نسیم غزنوی	لجنہ دارالصدر جنوبی		دوم
مس امۃ الحیٔ مرزا	لجنہ دارالصدر غربی		سوم

اور شاہین اکبر لجنہ دارالرحمت شرقی انعام حوصلہ افزائی کی حقدار قرار دی گئیں۔ ایوان کی کثرت رائے نے قرارداد کو تسلیم کر لیا۔

آخر میں مہمان خصوصی حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے انگلش اور اردو مباحثہ جات میں پوزیشنیں حاصل کرنے والی مقررات میں انعامات تقسیم فرمائے۔ قومی ترانہ کے ساتھ ہی کالج کی یہ تقریبات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

قائدین مجالس بجٹ سال ۱۹۶۸-۶۹ء لمحہ ہش ارسال کریں

سال رواں کا چھٹا ماہ گزر رہا ہے لیکن ابھی تک متعدد ایسی مجالس ہیں جن کی طرف سے بجٹ موصول نہیں ہوئے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اگر کسی وجہ سے وہ پہلے بجٹ نہیں بھجوا سکے تو اب اس کام کو فوری طور پر مکمل کریں اور بجٹ مرکز کو ارسال کریں۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قابل تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنا بجٹ سال رواں ۶۹-۶۸ء ۱۰۰ فیصدی ادا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کی مساعی کو قبول فرمائے۔ اور دیگر مجالس کو بھی صف اول پر کھڑے ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

دوالیال	ضلع جہلم	ترسکہ سیاں	ضلع سیالکوٹ
چک ۳۳ جنوبی	〃 سرگودھا	آنبہ	ضلع شیخوپورہ
〃 ۳۵ 〃	〃 〃	آدم پور	〃 〃
〃 ۳۸ 〃	〃 〃	۳۳ ۲ ر ب	ضلع لائل پور
〃 ۴۰ 〃	〃 〃	سمندری	〃 〃
〃 ۹۸ شمالی	〃 〃	۸۸ ۳ گ ب	〃 〃
〃 ۲۷ جنوبی	〃 〃	۶۱/ج ب	〃 〃
دودھ	〃 〃	۶۷/ج ب	〃 〃
چک ۱۲۴ جنوبی	〃 〃	۱۰۸ ر ب	〃 〃
〃 ۶۲ جنوبی	〃 〃	۲۶۴ ج ب	〃 〃
مٹھا ٹوانہ	〃 〃	۸۹ ج ب	〃 〃
سوبھاگا	〃 〃	تاندلیانوالا	〃 〃
چک ۷۸ شمالی	〃 〃	ماموں کانجن	〃 〃
〃 ۱۸ جنوبی	〃 〃	۱۲۸/۹-L	ساہیوال
قائد آباد	〃 〃	گوٹھے والا	ملتان
چک ۶/۱۶۰	〃 〃	کبیر والا	〃
شاہ پور صدر	〃 〃	۱۳/V	〃
چک ۱۳۲ جنوبی	〃 〃	بستی مندرانی	ڈیرہ غازی خاں
〃 ۸۰ شمالی	〃 〃	راجن پور	〃
〃 ۸۷ جنوبی	〃 〃	چھینی گوٹھ	بہاولپور
لنبہ پلنر	〃 〃	۱۲۵/D.N.B	〃
بستی مسلم شیخاں	〃 〃	۱۸۴/7-R	〃
بھلوال	〃 〃	۵۶/4-R	〃
چک ۱۳۰ شمالی	〃 〃	ہارون آباد	〃
〃 ۳۲ جنوبی	〃 〃	۶۵/P	رحیم یار
〃 ۴۳ جنوبی	〃 〃	ڈھنڈی سٹیشن	〃
〃 بلال پور	〃 〃	قمر آباد	نوابشاہ
ککس	ضلع لاہور	جمال پور	خیرپور
رکھ شیخ کوٹ	〃 〃	لادھن	دادو
چھنیاں	〃 〃	نصرت آباد اسٹیٹ	تھرپارکر
بدوملہی	ضلع سیالکوٹ	بلوچ آباد	〃

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

میری بہو عزیزہ صفیہ اور پوتی عظمیٰ مبارکہ ۲۵ اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ روانہ ہو رہی ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر مددگار ہو۔

روشن الدین مراد گولبازار ربوہ

۲۔ برادرم ناصر احمد صاحب شہزاد ایم۔ اے (فاضل) متعلم گورنمنٹ کالج سرگودھا گذشتہ چند دنوں سے لبا دحسنہ ٹیفائڈ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

شہزادہ قمر الدین مبشر دارالصدر غربی ب ربوہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "شوریٰ میں یہ تحریک پاس ہوئی تھی کہ لوگ مختلف تقریبوں پر اور پیشہ ور اپنی آمدنیوں پر کچھ نہ کچھ رقم مساجد کے لئے دیتے رہیں۔ جس سے غیر ممالک میں جہاں مساجد کا بنانا تبلیغی نقطہ نگاہ سے ضروری ہے مساجد تعمیر ہوتی رہیں۔"

---

(۲) "زندہ قوموں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے افراد کے اندر اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔ ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے اور جہاں ہم تبلیغ کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی اور اسلام کے نشانات بھی قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھے۔ پس اپنے اندر قربانی کا مادہ پیدا کرو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہر وقت زندہ رکھو۔"

پس اشاعت اسلام جیسے عظیم الشان کام کو قیامت تک جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اکناف عالم میں تعمیر مساجد کی خاطر اپنے عزیز اموال پیش کرتے رہیئے حتیٰ کہ زمین کے چپے چپے سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

عبوری امداد کا ایک اعلیٰ مصرف

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کے مبارک ارشاد کی تعمیل میں درج ذیل ملازمین حضرات نے پہلے مہینہ کی عبوری امداد تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ارسال فرمائی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دیگر ملازمین حضرات بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لیں اور پہلے مہینہ کی عبوری امداد کی رقم تعمیر مساجد ممالک بیرون میں بھجوا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۔ مکرم جناب بشیر احمد صاحب سٹیشن ماسٹر قلعہ سوبھا سنگھ ۳۵

۲۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ .. ــ ۲۸

۳۔ محترمہ فہمیدہ عطاء صاحبہ بذریعہ چوہدری سمیع اللہ سیال .. ــ ۲۷

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

آج کا عمل صالح

آج دنیا میں جس رنگ میں نفرت و عناد کی جھلس دینے والی مسموم ہوائیں چل رہی ہیں اس کی مثال ملنی مشکل ہے اس فضا کو باہمی اخوت و محبت کی دنیا میں بدلنا کوئی آسان کام نہیں۔ اس میدان میں خدمت کا محض دعویٰ یا نمودی رنگ کی خدمت کی سرانجام دہی کوئی معنی نہیں رکھتی بلکہ ضرورت ہے اس سلسلہ میں غیر معمولی تڑپ اور جدوجہد کی کہ رحیم و کریم خدا کا محبت بھرا ہاتھ دلاسا دینے کے لئے اس آواز کے ساتھ آگے بڑھے "لعلک باخع"۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۵۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۳ر اپریل ۱۹۶۹ء یوم بدھ بوقت نو بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

ضرورت

ہمیں دوائیاں کوٹنے، دوائیاں بنانے، عرق شربت تیار کرنے کے لئے ایک محنتی اور دیانتدار آدمی کی ضرورت ہے معمولی پڑھا لکھا ہو اپنے ساتھ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق لانی ضروری ہے۔

مینجر دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ

ملک کے گوشے گوشے میں

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے چوزے جا رہے ہیں،

یاد رکھیں کہ ایک روزہ چوزے ۷۲ گھنٹے مسلسل بغیر کھائے پئے سفر کر سکتے ہیں۔ خواہ آپ پشاور میں یا کراچی آپ ان کو بآسانی لے جا سکتے ہیں یہ چوزے سال میں ۲۵۰ انڈے سے بھی زائد انڈے دیتے ہیں آج ہی چوزے یا پٹھیاں ریزرو کروالیں۔

۱۔ ریٹ	ایک روزہ چوزے ..	ــ ۱۵۰	روپے سینکڑہ
۲۔	ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ..	ــ ۱۲۵	روپے سینکڑہ
۳۔	تین ہفتہ کی پٹھیاں (ر ۹۰)	ــ ۲۵۰	روپے سینکڑہ
۴۔	ڈیڑھ سالہ مرغی ..	ــ ۱۲	روپے فی مرغی
۵۔	بٹھائے والے انڈے ..	ــ ۶	روپے فی درجن

مینجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

جلد سے جلد ضرورت

ایسے دو ماہرین کی ہے جو دریڈ کی ڈھلائی وغیرہ سے بخوبی واقف ہے اور دستی و مشینوں پر کام کر سکتے ہوں۔ تنخواہ معقول اور رہائش کے لئے فلش سسٹم مکان بھی دیا جاوے گا

ایم اے لطیف اینڈ سنز
شفا میڈیکو، ہسپتال روڈ، مردان فون نمبر ۲۵۹

"میری بیوی پائیوریا اور کیریز کے خطرناک مرض میں مبتلا تھی ... ماہر ڈاکٹروں نے دو دانت نکلوانے کا مشورہ دیا، لیکن ... اینٹی پائیوریا اور اینٹی کیریز ... سے اسے بہت آرام ہے۔ میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ ان ادویات کی موجودگی میں دانت کی بیماریوں کو

لاعلاج کہنا بالکل غلط ہے

(مکرم راجہ شیر علی صاحب سلطان پورہ روڈ لاہور)

مکمل کورس -/۱۰ تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت

گیورنٹیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

قابلِ اعتماد

سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینجر روزنامہ **الفضل** ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب بدی کا ذکر عام طور پر لوگوں کی زبان پر ہو تو وہ بدی قوم میں پھیل جاتی ہے

اِسی لئے اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ بُری باتوں کا مجالس میں تذکرہ نہیں کرنا چاہیئے!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں خدا تعالیٰ نے علم النفس کا ایک ایسا نکتہ بیان کیا ہے جو قرآن کریم کے کلامِ الٰہی ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے کیونکہ علم النفس کی تحقیق پہلے زمانہ میں نہیں ہوئی تھی یہ تحقیق انیسویں صدی میں شروع ہوئی اور اب بیسویں صدی میں اس نے ایک علم کی صورت اختیار کی ہے وہ مسئلہ جو قرآن کریم نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ بُری باتوں کا مجالس میں تذکرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ وہی برائیاں لوگوں میں کثرت کے ساتھ پھیل جائیں گی۔ بے شک دنیا میں لوگ کثرت سے ڈاکہ اور چوری وغیرہ بُرے افعال سے نفرت کرتے ہیں لیکن باوجود اس کے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کا ذکر لوگوں میں کثرت سے ہونے لگے تو تھوڑے ہی دنوں میں تم دیکھو گے کہ ڈاکہ کی وارداتیں زیادہ ہونے لگی ہیں .... غرض جب اشاعتِ فحش ہو اور بدی کا ذکر عام طور پر لوگوں کی زبان پر ہو تو وہ بدی قوم میں پھیل جاتی ہے۔ اسی لئے ہماری شریعت نے عیوب کا عام تذکرہ کرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو اولی الامر ہیں ان تک بات پہنچا دو اور خود خاموش رہو۔ اگر ایسا نہ کیا جائے اور ہر شخص کو یہ اجازت ہو کہ وہ دوسرے کا جو بھی عیب سُنے اسے بیان کرتا پھرے تو اس کے نتیجہ میں قلوب میں سے بدی کا احساس مٹ جاتا ہے اور برائی پر دلیری پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اسلام نے بدی کی اس جڑ کو مٹایا اور حکم دیا کہ تمہیں جب کوئی برائی معلوم ہو تو اولی الامر کے پاس معاملہ پہنچاؤ جو سزا دینے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔ اور تربیت نفوس اور اصلاحِ قلوب کے لئے اور تدابیر بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ اس طرح بدی کی تشہیر نہیں ہوگی۔ قوم کا کیریکٹر محفوظ رہے گا اور لوگوں کی اصلاح بھی ہو جائے گی۔ پس یاد رکھو کہ نیکی کی تشہیر اور بدی کا اخفاء یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ قومیں اس سے بنتی اور قومیں اس کی خلاف ورزی سے بگڑتی ہیں۔ جتنا تم اس بات کا زیادہ ذکر کرو گے کہ فلاں اتنی قربانی کرتا ہے، فلاں اس طرح نمازیں پڑھتا ہے، فلاں اس اہتمام سے روزے رکھتا ہے اتنا ہی لوگوں کے دلوں میں دین کے لئے قربانی کرنے اور نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کی خواہش پیدا ہوگی اور جتنی تم اس بات کو شہرت دو گے کہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں وہ خیانت کرتے ہیں۔ وہ چوری کرتے ہیں۔ وہ ظلم کرتے ہیں اتنا ہی لوگوں کے دلوں میں اُن بدیوں کی طرف رغبت پیدا ہوگی۔ اسی لئے قرآن کریم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب تم کسی کی نیکی دیکھو تو اُسے خوب پھیلاؤ۔ اور جب کسی کی بدی دیکھو اس پر پردہ ڈالو۔ ایک بلی بھی جب پاخانہ کرتی ہے تو اس پر مٹی ڈال دیتی ہے۔ پھر انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ وہ بدی کی تشہیر نہ کرے بلکہ اس پر پردہ ڈالے اور اس کے ذکر سے اپنے آپ کو روکے۔ اگر اس ذکر سے اپنے آپ کو نہیں روکا جائیگا تو متعدی امراض کی طرح وہ بدی قوم کے دوسرے افراد میں بھی سرایت کر جائے گی۔ اور خود اس کا خاندان تو لازماً اس میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ انسانی کا قاعدہ ہے کہ جو چیز کثرت سے اس کے سامنے آئے وہ اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور جس بات کے متعلق یہ عام چرچا ہو کہ لوگ کثرت سے کرتے ہیں وہ بالکل معمولی سمجھی جاتی ہے۔ اس اصول کے ماتحت جو بات لوگوں میں عام طور پر پھیلائی جائے اس کا لوگوں پر یہ اثر پڑتا ہے کہ معمولی بات ہے۔ اور جب اس قسم کے الزام کثرت سے لگائے جائیں اور لوگ ان کے پھیلانے میں کسی کی عزت کی پروا نہ کریں تو لازماً وہ ان باتوں کو معمولی سمجھیں گے اور جب معمولی سمجھیں گے تو ان کا ارتکاب بھی ان کے لئے معمولی بات ہوگی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے اور اس قسم کی افواہوں کو نہیں روکو گے تو تمہاری قوم ان کو معمولی سمجھنے لگے گی۔ اور جب معمولی سمجھے گی تو اس کا ارتکاب بھی کثرت سے کریگی۔ اس لئے ایسی باتوں کو پھیلنے ہی نہ دو۔" (تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۲۸۲ تا ۲۸۴)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بھارت نے سرحدوں کے ساتھ فوجی دستوں میں اضافہ کر دیا

اسلام آباد۔ ۱۲ اپریل۔ مغربی پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوج نے زبردست نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ بھارتی اخبارات کی اطلاع کے مطابق بھارت کی بارڈر سیکیورٹی فورس کے دستے بھاری تعداد میں سرحدی دیہات کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ سرحدی دیہات کو مشرقی پنجاب کے بڑے بڑے شہروں سے ملانے کے لئے جنگی اہمیت کی دو ہزار ۶ سو میل لمبی سڑکیں تعمیر کرنے کا ایک جامع منصوبہ بنا لیا گیا ہے یہ سڑکیں فوج کی نگرانی میں مقامی لوگوں سے مکمل کرائی جائیں گی۔

بھارت کے ممتاز اخبار روزنامہ ٹریبون نے لکھا ہے کہ بھارتی فوج کی بھاری تعداد مغربی پاکستان کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ گشت کر رہی ہے۔ بھارت کی بارڈر سیکیورٹی فورس میں ایک لاکھ نفری شامل ہیں اور یہ سب حال ہی میں بھاری گولہ بارود اور جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح کیا گیا ہے۔ اسے مشرق اور مغربی پاکستان کی سرحدوں پر متعین کیا گیا ہے۔

مشرقی پاکستان کے طوفان میں لاکھوں افراد بے گھر

ڈھاکہ ۱۲ اپریل۔ مشرقی پاکستان میں گزشتہ ہفتہ کے مسلسل ہولناک طوفانوں سے اب تک چھ سو ۸۷ افراد ہلاک، سینکڑوں زخمی اور لاکھوں بے گھر ہو چکے ہیں۔ پیر کے روز طوفان سے ضلع ڈھاکہ میں ۴۰۹ اور ضلع کومیلا میں ۲۱۸ افراد ہلاک ہوئے۔ جمعرات اور ہفتہ کے روز چھ دوسرے اضلاع طوفان کی تباہ کاری کا شکار ہوئے جن میں ۵۹ مزید افراد ہلاک ہو گئے۔ ان علاقوں میں سینکڑوں مکانات گر گئے ہیں۔ فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں باشندے بے گھر ہو گئے ہیں۔ سرکاری طور پر امدادی سرگرمیاں تیز کر دی گئی ہیں۔ جن میں فوج اور پولیس ہاتھ بٹا رہی ہے۔

شاعر مشرق کو صدر جنرل یحییٰ خان کا خراج عقیدت

راولپنڈی۔ ۱۲ اپریل۔ صدر مملکت جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے شاعر مشرق علامہ اقبال کو شاندار خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی شاعری پاکستانی عوام کے لئے ایک سماجی اور نظریاتی خاکہ پیش کرتی ہے تاکہ وہ اسلام کے ابدی اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں انہوں نے کہا کہ علامہ مرحوم محرک اور ترقی پسند اسلام کے علمبردار تھے انہوں نے یہ بات علامہ اقبال کی ۳۱ ویں برسی کے موقعہ پر اپنے پیغام میں کہی۔

اسرائیل کے مورچوں پر مصری چھاپہ ماروں کا حملہ

قاہرہ ۱۲ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک چھاپہ مار دستے نے گزشتہ رات اسماعیلیہ کے قریب اسرائیل کے مورچوں پر اچانک حملہ کر دیا۔ جس میں ۳۰ سے زیادہ اسرائیلی ہلاک ہو گئے۔ چھاپہ ماروں نے اسرائیلی فوج کا ایک ٹینک بھی تباہ کر دیا اور گولہ بارود کے ایک ذخیرے میں آگ لگا دی۔ ادھر اردن اور اسرائیل کی فوجوں میں بھی شدید جنگ کی اطلاع ملی ہے جس میں اسرائیل کا زبردست جانی و مالی نقصان ہوا۔

کمشنر نے الوداعی دعوتوں میں شرکت سے انکار کر دیا

سرگودھا ۱۲ اپریل۔ کمشنر سرگودھا ڈویژن سید قاسم رضوی نے الوداعی دعوتیں قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مسٹر رضوی یہاں سے ملتان تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ الوداعی دعوتوں پر صرف ہونے والی رقم مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کے امدادی فنڈ میں جمع کرائی جائے۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۲ اپریل۔ کل شام یہاں تیز بارش ہوئی اور قریباً پانچ منٹ تک شدید ژالہ باری بھی ہوئی۔ اس کے بعد رات کو گرج چمک کے ساتھ وقفہ وقفہ سے بارش ہوتی رہی۔ آج صبح مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے گزشتہ رات کی بارش اور ژالہ باری کی وجہ سے فضا میں خنکی بڑھ گئی ہے